بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

تذکرۃ الاولیاء

حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن ۔ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ

سُنو! بے شک

اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے

تذکرۃ الاولیاء

حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن لاہور

نام کتاب	----------	تذکرۃ الاولیاء
ناشر	----------	الفاروق بک فاؤنڈیشن
تعداد	----------	ایک ہزار
سال اشاعت	----------	مئی 1997ء
طابع	----------	اے این اے پرنٹرز
قیمت	----------	۱۰۵ روپے

ملنے کا پتہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا گنج بخش روڈ لاہور۔ فون : 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور۔ فون : 7225085-7247350

باب۔ ۴۳

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کے حالات و مناقب

تعارف: آپ حضرت سقطی کے بھانجے اور مرید ہیں اور حضرت محاسبی کی صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ آپ بحر شریعت و طریقت کے شناور، انوار الٰہی کا مخزن و منبع اور مکمل علوم پر دسترس رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے اہل زمانہ نے آپ کو شیخ الشیوخ، زاہد کامل اور علم و عمل کا سرچشمہ تسلیم کر لیا تھا، اور آپ کو سید الطائفہ، لسان القوم، طاؤس العلماء اور سلطان المحققین کے خطابات سے نوازا تھا اور اکثر صوفیائے کرام نے آپ کا راستہ اختیار کیا لیکن ان تمام اوصاف کے باوجود بغض و عناد رکھنے والوں نے آپ کو زندیق و کافر تک بھی کہہ ڈالا۔

حالت: کسی شخص نے حضرت سری سقطی سے سوال کیا کہ کیا کبھی مرید کا درجہ مرشد سے بھی بلند ہو جاتا ہے، فرمایا بے شک جس طرح جنید میرا مرید ہے لیکن مراتب میں مجھ سے زیادہ ہے۔

حضرت سہیل تستری سے روایت ہے کہ گو حضرت جنید کا مرتبہ سب سے ارفع و اعلیٰ ہے لیکن آپ صرف حضرت آدم کی طرح عبادت تو کرتے تھے مگر راہ طریقت کی مشقت برداشت نہ کر سکتے تھے۔ حضرت مصنف فرماتے ہیں حضرت سہل کا یہ قول ایک ایسا راز ہے جو ہماری فہم سے بالاتر ہے اور ادب کا یہ تقاضا ہے کہ ہم دونوں بزرگوں میں سے کسی کی شان میں گستاخی کے مرتکب نہ ہوں۔

بچپن ہی سے آپ کو بلند مدارج حاصل ہوتے رہے ایک مرتبہ مکتب سے واپسی پر دیکھا کہ آپ کے والد بر سر راہ رو رہے ہیں۔ آپ نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ میرے رونے کا سبب یہ ہے کہ آج میں نے تمہارے ماموں کو مال زکوٰۃ میں سے کچھ درہم بھیجے تھے لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا اور آج مجھے یہ احساس ہو رہا ہے کہ میں نے اپنی زندگی ایسے مال کے حصول میں صرف کر دی جس کو خدا کے دوست بھی پسند نہیں کرتے، چنانچہ حضرت جنید نے اپنے والد سے وہ درہم لے کر اپنے ماموں کے یہاں پہنچ کر آواز دی اور جب اندر سے پوچھا گیا کہ کون ہے؟ تو آپ نے عرض کیا کہ جنید آپ کے لئے زکوٰۃ کی رقم لے کر آیا ہے لیکن انہوں نے پھر انکار کر دیا، جس پر حضرت جنید نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کے اوپر فضل اور میرے والد کے ساتھ عدل کیا۔ اب آپ کو اختیار ہے کہ یہ رقم لیں یا نہ لیں کیونکہ میرے والد کے لئے جو حکم تھا کہ حقدار کو زکوٰۃ پیش کرو، وہ انہوں نے پورا کر دیا۔ یہ بات سن کر حضرت سری نے دروازہ کھول کر فرمایا کہ رقم سے پہلے میں تجھے قبول کرتا ہوں۔ چنانچہ اسی دن سے آپ ان کی خدمت میں رہنے لگے اور سات سال کی عمر میں انہیں کے ہمراہ مکہ معظمہ پہنچے وہاں چار صوفیائے کرام میں شکر کے مسئلہ پر بحث چھڑی

اور ابو بکر کسائی نے انتقال کے وقت یہ وصیت فرمائی کہ ان مسائل کو میرے ساتھ ہی دفن کر دیا جائے لیکن آپ نے فرمایا کہ دوسروں کے ہاتھوں میں پہنچنے سے بہتر یہی ہے کہ یہ مسائل ہم دونوں کے قلوب ہی میں رہ جائیں۔

بلندی مراتب کے بعد سری سقطی نے آپ کو وعظ گوئی کا مشورہ دیا تو آپ نے عرض کیا کہ آپ کی حیات میں وعظ گوئی مجھے اچھی نہیں معلوم ہوتی، لیکن اسی شب حضور اکرمؐ کو خواب میں دیکھا کہ آپ بھی وعظ گوئی کا حکم دے رہے ہیں اور جس وقت حضرت سری سے خواب بیان کرنے کا قصد کیا تو آپ نے خواب سننے سے قبل ہی فرمایا کہ کیا اب بھی تمہارا یہ خیال ہے کہ دوسرے لوگ تم سے وعظ گوئی کے لئے کہیں؟ آخر حضور اکرمؐ کے فرمان کے بعد تمہیں کیا عذر باقی رہ جاتا ہے۔ پھر آپ نے حضرت سری سے سوال کیا کہ یہ آپ کو کیسے علم ہو گیا کہ رات کو حضور اکرمؐ نے مجھے وعظ گوئی کا حکم دیا ہے۔ جواب دیا کہ آج شب کو میں نے باری تعالیٰ کو خواب میں یہ فرماتے ہوئے دیکھا کہ ہم نے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھیجا ہے کہ آپ جنید کو وعظ گوئی کی تاکید کر دیں۔ پھر حضرت جنیدؒ نے کہا کہ میں اس شرط پر وعظ کہہ سکتا ہوں کہ چالیس ہزار افراد سے زیادہ کا مجمع نہ ہو۔

ایک مرتبہ دوران وعظ چالیس افراد میں سے بائیس پر غشی طاری ہو گئی اور اٹھارہ انتقال کر گئے۔ ایک مرتبہ وعظ گوئی کے دوران ایک آتش پرست مسلمانوں کے بھیس میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا کہ حضور اکرم کا یہ فرمان ہے کہ مسلمان کی فراست سے بچتے رہو کیوں کہ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے۔ یہ قول سن کر آپ نے فرمایا کہ اس کا مقصد تو یہ ہے کہ تجھے مسلمان ہونا چاہئے۔ اس کرامت سے گرویدہ ہو کر وہ مسلمان ہو گیا۔ پھر کچھ عرصے کے لئے آپ نے یہ کہہ کر وعظ گوئی ترک کر دی کہ خود کو ہلاکت میں ڈالنا پسند نہیں کرتا، کچھ دنوں کے بعد پھر سلسلہ وعظ شروع کر دیا اور جب لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ میں نے ایک حدیث میں یہ دیکھا کہ مخلوق میں سے بدترین فرد مخلوق کا کفیل بن کر وعظ گوئی کے ذریعہ ہدایت کا راستہ دکھائے گا، چنانچہ میں نے خود کو بدترین مخلوق تصور کیا اس لئے پھر وعظ گوئی شروع کر دی۔ پھر کسی نے سوال کیا کہ آپ کو یہ بلند مراتب کیسے حاصل ہوئے؟ فرمایا کہ میں ایک ٹانگ سے چالیس سال تک اپنے مرشد کے در پر کھڑا رہا ہوں۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ میرا قلب کہیں کھو گیا اور جب میں نے مل جانے کی دعا کی تو حکم ہوا کہ ہم نے تمہارا قلب اس لئے لے لیا ہے کہ تم ہماری معیت میں رہو اور تم قلب کی واپسی دوسرے جانب راغب ہونے کے لئے چاہتے ہو۔

ایک مرتبہ حسین منصور حلاج غلبہ حال کی کیفیت میں حضرت عمرو بن عثمان سے دل برداشتہ ہو کر